رمضان: سال کا دِل

شاہ بلیغ الدین رحمۃ اللہ علیہ

کوئی نبی ایسا نہیں جس نے روزہ نہ رکھا ہو۔ کسی نبی کی اُمت ایسی نہیں، جس پر روزے فرض نہ ہوئے ہوں۔ البتہ روزوں کے دنوں اور وقت میں فرق رہا۔ حضرت آدم علیہ السّلام نے ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ کے روزے رکھے۔ غالباً اسی لئے فخرِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم ایامِ بِیض کے روزے رکھتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السّلام کے بارے میں روایتیں ملتی ہیں کہ وہ مستقل روزہ رکھا کرتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کوہ طور پر چالیس دن روزے میں گزارے تھے، اس لئے ہر سنیچر کے علاوہ یہودی چالیس دن روزہ رکھنے کے پابند ہوگئے۔ چالیسواں روزہ محرم کی دسویں تاریخ کو پڑتا تھا، اسی لئے اسے عاشورہ کہتے تھے۔ یہودی جنتری کے لحاظ سے یہ دسواں دن ساتویں مہینے میں پڑتا ہے۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی بننے سے پہلے اور نبی بننے کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کا روزہ رکھتے تھے۔ لیکن مکّی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرامؓ کو اس کا حکم نہیں دیا۔

مسند ابنِ حنبل کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم کا دسواں دن عربوں میں اس لئے اہمیت رکھتا تھا کہ اُس دن غلاف کعبہ بدلا جاتا تھا۔ اِس خوشی میں عرب روزہ رکھتے تھے۔

حضرت داؤد علیہ السّلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کو روزوں کے لئے بہت، حریص دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ...... صومِ داؤدی اختیار کرو!

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن کھاتے پیتے تھے۔ ان کے پیروکاروں کے لئے بھی رمضان کے تیس روزے فرض تھے، لیکن عیسائی پیشواؤں نے روزوں کی تعداد گھٹاتے گھٹاتے ان کا سلسلہ ہی ختم کردیا۔

ہجرت کے اٹھارہ مہینے بعد شعبان ۲ ھجری میں روزے فرض ہوئے۔ جب روزہ فرض ہونے کا حکم آیا تو ارشادِ ربانی ہوا کہ...... **یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ.** سورۂ بقرہ کی اس آیت کا مطلب ہے اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے کی اُمتوں پر لکھا گیا تھا یعنی فرض کیا گیا تھا تاکہ تم اللہ سے ڈرنے والے بن جاؤ! اسی سلسلہ میں آگے چل کر ایک سال کے بعد حکم آیا کہ رمضان کے پورے مہینے میں روزہ رکھو۔

برائیوں سے بچانا اور ایسے راستہ پر چلانا جو انسان کی اپنی ذات اور اس کی تمام برادری کے لئے مفید ہو، اسلام کا مقصد ہے۔ روزہ اس مقصد کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہے، اسی لئے اس کی مختصر تعریف یہ ہے کہ روزہ ایمان والے میں

تقویٰ پیدا کرتا ہے۔ جن میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے وہ اخلاص و آگہی کے حامل بن جاتے ہیں۔ روزے کے لئے عورت مرد، امیر غریب میں کوئی فرق نہیں۔ دوسرے مذہبوں میں یہ فرق ہے مثلاً یونانی روزہ صرف عورت کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ آتش پرستوں میں روزہ صرف دستور کے لئے ہے یعنی جو مذہبی پیشوا ہے صرف اس کے لئے ہے دوسروں کے لئے نہیں۔ اسی طرح ہندومت میں ویش، کھتری، شودر، روزہ نہ رکھیں گے' صرف برہمنوں کے لئے روزہ ہے۔ اسلام میں روزہ چند گھنٹوں کے لئے ہے۔ یہودی چوبیس گھنٹے کا روزہ رکھتے ہیں۔ بعض عیسائی راہب دو دو تین تین دن کے روزے کے قائل ہیں۔ چینیوں کا ایک روزہ سات دن کا ہوتا ہے۔ اسلام نے روزے کو بھی آسان کر دیا' رات میں کھانے پینے کی اجازت دے دی۔ مستقل روزے رکھنے سے منع کر دیا۔ یہودی افطار کے وقت جو کھالیں سو کھالیں پھر کچھ نہیں کھا سکتے۔ اسی وقت ان کا روزہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ روزہ رکھتے ہیں تو اسے سوگ کی علامت سمجھتے ہیں۔

اسلام کے ارکان میں روزہ تیسرا رکن ہے۔ حکم ہے...... چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑ دو! حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ...... جو مسلمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رمضان کے روزوں کا انکار کرنے والا کافر اور شرعی عذر کے بغیر روزہ چھوڑنے والا فاسق ہے' چاہے وہ مرد ہو کہ عورت۔ بچوں کے روزے معاف ہیں۔ لیکن دس سال کی عمر کے بعد روزہ نہ رکھنے پر دھمکانے اور مارنے کا حکم ہے۔

روزے کے لئے نیت بہت ضروری ہے۔ ''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے کہ دل میں پکا ارادہ ہونا چاہیے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ رکھوں گا۔ زبان سے اگر نیت نہ کی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ''درمختار'' میں ہے نیت زبان سے کرنا بھی سنت ہے۔ رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا زیادہ اچھا ہے۔ اگر رات میں نیت نہ کر سکے تو امامِ اعظم کے نزدیک ظہر کی نماز تک نیت کی جا سکتی ہے یعنی سورج کے ڈھلنے سے پہلے۔ اگر دل سے نیت نہ کی جائے تو روزہ نہ ہوگا' فاقہ ہوگا۔

سر میں تیل ڈالنے سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔ انجکشن لینے یا ٹیکہ لگوانے سے بھی روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے' بشرطیکہ دوا پیٹ یا دماغ میں نہ جاتی ہو۔ آنکھوں میں دوا ڈالنے' سرمہ لگانے' خوشبو لگانے یا سونگھنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔ نہانے، تھوک یا بلغم کے نگل لینے یا خود بخود دتے کے آجانے سے بھی روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔ پان کھانے کے بعد خوب کلی کر لی گئی اور منہ اچھی طرح صاف کر لیا گیا' لیکن تھوک میں لالی باقی رہ گئی تو کوئی مضائقہ نہیں۔

سحری کھانا سنت ہے۔ سننِ نسائی میں ہے...... سحری کھانا برکت ہے۔ کم ہو کہ زیادہ لیکن سحری کھانا چاہیے۔ ایک پیالی چائے، یک کھجور' ایک بسکٹ، کچھ بھی کھا لینا سنت کی تکمیل کرنا ہے۔ یہودی سحری نہیں کھاتے۔ سحری کے لئے حکم ہے کہ آخرِ رات میں کرو' لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ سائرن یا اذانِ فجر کے بعد بھی آدمی کھاتا پیتا رہے۔ افطار کے بارے میں حکم ہے کہ جیسے ہی وقت ہو جائے افطار کر لیا جائے اس میں دیر نہ لگائی جائے کیونکہ یہودی تاخیر کرتے ہیں۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ...... ''رمضان سال کا دل ہے یہ ٹھیک رہا تو تمام سال ٹھیک رہا۔''